سوال

(395) جانوروں کی نسل کشی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جانوروں کی مصنوعی نسل کی کشی جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جانوروں کی نسل کشی کا بظاہر جواز ہے بشرطیکہ دوسری جنس کے سلسلہ نسل کو کلی طور پر نیست ونابود یا صریح نقصان پہنچانا مقصود نہ ہو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خچر کا تذکرہ بطور امتنان واحسان فرمایا ہے۔

وَالخَيلَ وَالبِغالَ وَالحَميرَ لِتَركَبوها وَزينَةً... ٨ ... سورة النحل

یعنی "گھوڑے خچر گدھے کی سواری کے لیے اور تمہاری زینت کے لیے ہیں

یعنی گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کی پیدائش کا مقصد ہی زینت اور سواری ہے۔ پھر یہ بات معروف ہے کہ خچر کی اپنی کوئی نسل نہیں وہ محض گدھے اور گھوڑی کے ملاپ سے معرض وجود میں آتا ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے متعدد احادیث بیان فرمائی ہیں۔ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر پر سواری کرنے کی تصریح موجود ہے۔

مندرجہ بالا دلائل سے معلوم ہوا کہ گدھے اور گھوڑے کے درمیان اختلاط ممنوع نہیں کیوں کہ اگر ممنوع ہوتا تو خچر پر سواری بھی جائز نہ ہوتی جب سواری جائز ہے تو یہ فعل ممنوع نہیں۔

باقی رہیں وہ حدیثیں جن سے اس کی ممانعت ظاہر ہوتی ہے جیسے ابوداؤد کی وہ روایت جس میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خچر ہدیہ میں ملا آپ نے اس پر سواری کی پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر ہم نے گدھے اور گھوڑی کی جفتی کرائی ہوتی تو اسی طرح ہمارے پاس بھی خچر ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نادان لوگ ایسا کرتے ہیں۔

نیز "شرح معانی الآثار" میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (اہل بیت کو) دوسروں سے تین باتوں میں ممتاز بتایا اسباغ الوضوء (اچھی طرح سے وضو کرنا) صدقہ کا مال نہ کھانا اور گھوڑی اور گدھے کے درمیان جفتی نہ کرانا۔ علامہ عظیم آبادی فرماتے ہیں ان کا جواب تین طریقے سے دیا گیا ہے۔

اولاً

یہ کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ممانعت نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ یہ وہ لوگ کرتے ہیں جو بے خبر ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو بے علم اور جاہل ہیں اور یہ کہ یہ کام اہل علم اور سادات کا نہیں کہ وہ اس کام میں وقت صرف کریں اسی معنی میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان ہوئی یعنی یہ ممانعت کا حکم صرف ہاشمیوں کے ساتھ خاص ہے دوسرے تمام لوگ اس حکم میں شامل نہیں یعنی انہیں رخصت ہے اہل بیت کو صرف تین چیزوں میں دوسروں سے ممتاز کیا گیا ہے ایک اسباغ الوضوء دوسرے یہ کہ صدقہ نہیں کھاتے اور گھوڑے گدھے میں جفتی نہیں کراتے۔

یہ حکم ہاشمیوں کےلیے ان کے شرف شان کی وجہ سے ہے کسی معصیت کی وجہ سے یہ تخصیص نہیں اگر اس میں معصیت کو دخل ہوتا تو ہاشمیوں کی تخصیص نہ ہوتی کہ اوامر ونواہی میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد سب برابر ہیں لہذا معلوم ہوا کہ گھوڑے اور گدھے کی جفتی نہ کرانا اور اسباغ الوضوء نہ کرنا ہاشمیوں کی عالی شان کے خلاف ہے البتہ غیر ہاشمی اس حکم سے الگ ہیں ہاشمیوں کےلیے ان تینوں باتوں کا حکم ان کی شان کی وجہ سے باقی ہے اور یہی ہمارا مدعا ہے۔

ثانیاً

یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "یہ کام وہ کرتے ہیں جو بے علم ہیں" کا مطلب یہ ہے کہ جو یہ کام کرتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ گھوڑوں کے استعمال میں کتنا اجر ہے جو خچروں وغیرہ کے استعمال میں نہیں اگر انہیں اس کے صحیح اجر کا پتہ ہوتا تو کبھی بھی خچروں کی طرف راغب نہ ہوتے گھوڑوں سے لگاؤ اور اس سے رغبت سے متعلق بہ کثرت حدیثیں آئی ہیں ان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دو حدیثیں بڑی مشہور ہیں۔ جو صحاح ستہ" موجود ہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھوڑے سے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ یہ تین طرح کے لوگوں کےلیے ہیں۔ کسی کےلیے باعث اجر ہیں اور کسی کےلیے باعث زینت اور کسی کےلیے وبال جان اور ہلاکت خیز۔ پھر لوگوں نے گدھے سے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گدھے کے فائدے سے متعلق اس آیت کے علاوہ مجھ پر اور کچھ نازل نہیں ہوا۔

فَمَن يَعمَل مِثقالَ ذَرَّةٍ خَيرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعمَل مِثقالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾ ... سورة الزلزال

"جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی وہ اس کا اجر پائے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی اسے بھی دیکھے گا۔" (صحيح البخاري كتاب الجهاد باب الخيل ثلاثة(2860) شرح معانی الآثار (٣/273)

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ شرح معانی الآثار" میں لکھتے ہیں: "اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا کیا مطلب ہے کہ "نادان ایسا کرتے ہیں۔" تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑے کے حصول اور اس کے استعمال میں جو اجر اور فائدہ ہے وہ خچر میں نہیں اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے کے فوائد بہت ہیں بانسبت خچر کے جو گدھے اور گھوڑے کے ملاپ سے نادان لوگ حاصل کرتے ہیں گویا وہ ایسی چیز پر توجہ نہیں کرتے جس میں اجر ہے بلکہ ایسی چیزوں پر توجہ دیتے ہیں جس میں اجر نہیں۔

ثالثاً

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بنی ہاشم کے پاس گھوڑے بہت کم تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تاکہ خچر کے مقابلے میں گھوڑے کی نسل پر توجہ دی جائے اوراس طرح ان کی افزائش ہو۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح معانی الآثار" میں عبیداللہ بن عبداللہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے (اہل بیت کےلیے تین باتیں خاص کردی ہیں اول یہ کہ ہم صدقہ نہ کھائیں اچھی طرح وضوء کریں اور گھوڑے اورگدھے میں جفتی نہ کرائیں راوی کہتے ہیں کہ میری عبداللہ بن حسن سے ملاقات ہوئی آپ بیت اللہ کا طواف فرمارہے تھے میں نے ان سے باتیں کیں انہوں نے اس کی تصدیق کی اور کہا بنی ہاشم میں گھوڑے بہت کم تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے گھوڑے کی نسل بڑھے ۔ (شرح معانی الاثار(۳/۲۷۵) عبداللہ بن حسن کی توجیہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے اورگدھے کی جفتی کرانے کوحرام نہیں قرار دیاتھا بلکہ گھوڑوں کی قلت کی وجہ سے یہ بات کہی تھی پھر جب یہ علت دور ہوگئی تواس سے کوئی چیز مانع نہ رہی نیز یہ کہ اس عمل سے صرف بنی ہاشم کوروکا گیا ہے یعنی دوسروں کےلیے یہ عمل مباح ہے (فتاوی عظیم آبادی ص326-330)

(2)سابقہ دلائل سے جب مصنوعی نسل کشی کاجواز نکل آیا تو انجکشن کے ذریعے جانور کوحاملہ کرنے کاجواز بھی خود بخود ثابت ہوگیا۔ (1) کیونکہ ہر دو صورتوں میں مقصودمادہ تولید کی منتقلی ہے چاہے غیر معروف طریقہ سے ہی کیوں نہ ہو۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص697

محدث فتویٰ